اسلامی، فقہی اور صوفیانہ مضامین کا دلنواز مجموعہ جو ہر انگریزی مہینہ کی ۱۰ و ۲۵ تاریخ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی



اخبار القاسم

امرتسر

سالانہ چندہ ۳ روپے
ششماہی ۲ روپے
قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

بیادگار شہید ملت حضرت مولانا مفتی پیر غلام رسول صاحب قاسمی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

نمبر ۳	۱۷ جمادی الثانی ۱۳۴۲ھ - مطابق ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۲۴ء - جمعۃ المبارک	جلد (۱)

نغمۂ توحید

(نتائج فکر جناب اکبر حیدری پروفیسر السنہ مشرقیہ دہلی)

زبانِ خامہ حمدِ حق میں گوہر بار کرتا ہوں
زالی شان کی سلکِ گہر تیار کرتا ہوں

سُنو حمدِ خدا کا نغمۂ رنگیں سُناتا ہوں
چلو جامِ مئے توحید سے سرشار کرتا ہوں

خدا ہی قادرِ ہر کار ہے انکار لا حاصل
خدا ہی فاعلِ مختار ہے اقرار کرتا ہوں

کوئی اُسکے سوا خلاق ہے؟ باطل سمجھتا ہوں
کوئی اسکے سوا رزاق ہے؟ انکار کرتا ہوں

اُسی کی یاد سے شام و سحر دل شاد رکھتا ہوں
اُسی کے نام کی آٹھوں پہر تکرار کرتا ہوں

اُسی کے فضل سے امدادِ کامل کی توقع ہے
اُسی کے سامنے اظہارِ حالِ زار کرتا ہوں

اگر راہِ طلب خطرات سے پُر ہے تو ہو اکبرؔ
کہ بسم اللہ کہکر میں تو مرکب پار کرتا ہوں

سرکارِ مدینہ کی شان میں

(جناب سید اختر صاحب قادری حیدرآبادی کے قلم سے)

التجا یہ ہے رسول اللہ کی سرکار میں
ہمکو بلوا لیجئے دربارِ رحمت بار میں

مظہرِ شانِ خدا تھی ذاتِ محبوبِ خدا
جلوۂ نورِ خدا تھا روئے پُر انوار میں

مست ہوتے تھے خوشی سے سن کے گلچینِ سخن
پھول جھڑتے تھے رسول اللہ کی گفتار میں

معجزہ تھا سرورِ دیں کا جو باتیں سب نے کیں
ورنہ گویائی نہ تھی حجار میں اشجار میں

خوش نصیبی ہے یہ میری اخترِ شیریں سخن
نغمہ زن ہوں وصفِ پاکِ احمدِ مختار میں

جن حضرات نے ابھی تک چندہ عطا نہیں فرمایا براہ مہربانی بہت جلد بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں۔ ورنہ آئندہ پرچہ انشاء اللہ فرحا ایک سال کیلئے وی پی کیا جائیگا جسکو وصول فرمانا آپکا اخلاقی فرض ہوگا۔

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام پیرزادہ محمد بہاء الحق قاسمی مالک و مدیر "القاسم" امرتسر ہونی چاہیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

القاسم

امرتسر

مسئلہ کفارہ کی تغلیط

ہمارے مقدس مذہب اسلام کی یہ پاکیزہ تعلیم ہے کہ بروز حشر ہر شخص سے اسکے اعمال و افعال کے متعلق بازپرس ہوگی۔ کسی فرد یا جماعت کے معاصی کا کوئی دوسرا شخص متحمل ہو کر اُن کی کرتوتوں کا خمیازہ نہیں بھگتے گا۔ ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ یہ تعلیم اپنے اندر جس درجہ کی وقعت اور وزن رکھتی ہے کسی عاقل سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن عیسائی مذہب کی تعلیم اس باب میں حیرت خیز اور تعجب انگیز واقع ہوئی ہے اُن کے ہاں یہ اصول ہے۔ کہ "کرے مونچھوں والا، پکڑا جائے داڑھی والا"۔

ایک پادری صاحب نے لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ "تمام انسان اپنے ذاتی گناہوں کے علاوہ آدم و حوا کے گناہ کی وجہ سے گنہگار ہیں، اور گنہگار کا فدیہ گنہگار نہیں ہو سکتا"۔

بہت خوب! لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسٰی خدا ہونے کی حیثیت سے کفارہ ہوئے یا آدمزاد ہونے کی حیثیت سے؟ جواب میں اگر پہلی صورت کو اختیار کیا جائے۔ تو اس صورت میں "الوہیت" کی تذلیل و تحقیر ہونے کے علاوہ یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ عیسائیوں کے نزدیک "خدا" کو موت ہو سکتی ہے۔ اور اگر انسان ہونے کی حیثیت سے آپ کفارہ ہوئے ہیں۔ تو پھر پادری صاحب مذکور کا منطقی بیان بھی جاری ہوئی چلئے اور یوں کہنا چاہئے۔ کہ حضرت مسیح چونکہ اولاد آدم ہیں اور آدم کے گناہ کی وجہ سے گنہگار لہذا وہ بھی کفارہ نہیں ہو سکتے۔

عیسائی صاحبوں کو اس صغریٰ کبریٰ کے سمجھنے کی اگر قابلیت نہ ہو، تو ہم دوسرا طرز بیان اختیار کرتے ہیں۔ سنئے! انجیل یوحنا باب ۲۔ درس ۴ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا اپنی ماں سے خطاب ان الفاظ میں مذکور ہے۔ کہ "اے عورت! مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟" کلام کا یہ لب و لہجہ اور اسکے بیباکانہ الفاظ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی تحقیر پر بصراحت دلالت کر رہے ہیں۔ حالانکہ ماں باپ کی تعظیم کا حکم وہ ہے۔ کہ جس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ "خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لکھکر حضرت موسیٰ کو دیا تھا۔ (خروج باب ۲۰)، پس ایسے اہم اور ضروری حکم کی نافرمانی حضرت مسیح علیہ السلام کو (معاذ اللہ) معصوم نہیں رہنے دیتی۔ اور جب آپکا دامن نافرمانی اور گناہ سے ملوث ہو گیا۔ (العیاذ باللہ) تو پھر آپ کیونکر کفارہ بن سکتے ہیں!

عیسائیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ گناہ و معصیت ابدی و دائمی قہر آلٰہی کا باعث ہے۔ اچھا یہی سہی۔ لیکن اس عقیدہ کے مطابق تو حضرت عیسٰی علیہ السلام غیر متناہی ابدی تکلیف میں بھی اگر مبتلا رہتے، جب بھی انصاف کا مقتضیٰ پورا نہ ہوتا۔ کیونکہ انسان جب علیٰ سبیل الانفراد گناہ کے باعث ہمیشہ عذاب کا مستحق گردانا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح دنیا بھر کے جرائم و معاصی کے متحمل قرار دیئے گئے ہیں۔ اور اس طرح آپکی ذات ستودہ صفات لاتعداد گناہوں کا مجموعہ بنایا گیا، تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ادنے درجہ کے مجرموں کی سزا تو دائمی عذاب اور ابدی ذلت ہو۔ اور جو کروڑہا معاصی کا متحمل بنایا گیا ہو۔ وہ پورے تین دن تک بھی مبتلائے مصیبت نہ رکھا گیا؟ کیا یہی انصاف ہے؟ اُن بے شمار گناہوں کے مقابلہ میں جو حضرت مسیح کے سر تھوپے جاتے ہیں، یہ سزا عدم کے برابر ہے۔ پس جو خدا اس قدر زبردست رعایت اپنے اکلوتے بیٹے کی خاطر کر کے اصول انصاف و عدالت سے انحراف کر سکتا ہے؟ کیا وہ اس نہایت ہی قلیل اور ناچیز سزا سے درگذر کر کے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو کفارہ کی ذلت سے پاک نہیں رکھ سکتا تھا؟

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مذہب کے اصول و قواعد وضع کرنے والوں نے غور و تدبر سے کام نہیں لیا۔ ؎

جو عقل و فہم و دیانت کہیں یہاں بکتی
تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہرباں کے لئے

حضرت عزیرؑ اور موت

آجکل زمانہ کی ہوا کچھ ایسی بگڑی ہے۔ کہ ایک معمولی سے معمولی پوزیشن کا آدمی بھی سلف صالحین، ائمہ مجتہدین، اور حضرات مفسرین پر اعتراض کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور نہیں سمجھتا، کہ میرے معلومات کو سلف صالحین کے علم و تفقہ اور فہم و فراست سے کیا نسبت ہے۔ حقیقت میں مسلمانوں کے افتراق و انشقاق کا باعث اسی قسم کے لوگ ہوئے ہیں۔ اور جب تک ایسے "روشن دماغ" اور "محقق مدقق" دنیا میں موجود ہیں۔ تو اندازیوں کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ موجودہ زمانہ مدعیان علم کو آئمہ دین کے علم کے ساتھ وہی ہو سکتی ہے۔ جو رائی کو پہاڑ اور ذرہ بے مقدار کو عالمتاب سے حاصل ہے۔ لیکن اپنی اس باوجود بھی علم و فہم کے پہاڑوں سے ٹکر ظہور حشر نہ ہو کیوں، کہ کلچڑ ... خضور بلبل بستاں کرے نو...

آمدیم بر سر مطلب۔ ایک صاحب نے ... حضرات مفسرین پر تحریر کر کے دفتر میں بھیجا ہے۔ اور خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ ایڈیٹر "القاسم" اُسکا مع جواب اپنے اخبار میں شایع کرے۔

اس اعتراض کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ "قرآن کریم میں حضرت عزیرؑ کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے

...یا تہ اللہ مائۃ عام" کہ خدا نے انکو سو برس
...مُردہ رکھا۔ مفسرین اس جگہ موت کے حقیقی معنی
...یتے ہیں۔ حالانکہ اس صورت میں قرآن کریم کی
...لا یذوقون فیھا الموت الا الموتۃ الاولٰی"
...تعارض لازم آئیگا۔ کیونکہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے
...کہ انسان کو ایک ہی دفعہ موت آئیگی۔ اور مفسرین کے
...کردہ معنی کی صورت میں حضرت عزیر علیہ السلام کے لئے دو
...موت کا ورود تسلیم کرنا پڑیگا۔ اور یہ خلاف قرآن
...ہے" اس اعتراض کے جواب میں ناچیز مدیر کچھ عرض
...ہے۔ اہل علم حضرات بھی اگر اسکے متعلق کوئی مدلل
...مون تحریر کرکے ارسال فرمائینگے (چنانچہ معترض صاحب
...یہ استدعا کی ہے) تو انشاء اللہ درج اخبار کیا جائیگا۔
...سے کہ اصل اعتراض کا جواب دیا جائے۔ یہ ظاہر
...ہم مناسب سمجھتے ہیں، کہ یہ اعتراض کچھ جدید نہیں
...یہی اعتراض

فرقہ معتزلہ نے بھی وارد کیا تھا۔ اس اعتراض کے
پیدا کرنے کی ان کو کیوں ضرورت
...ق ہوئی؟ اس لئے کہ وہ عذاب قبر کا انکار کرتے
...۔ اور یہ کہتے ہیں، کہ اگر عذاب قبر کو تسلیم کر لیا جائے
...دو دفعہ موت کو تسلیم کرنا پڑیگا۔ اور یہ "لا یذوقون
...فیھا الموت الا الموتۃ الاولٰی" کے مخالف ہے"۔
...معتزلہ کے اس پر سخافت اعتراض کو دیگر متبعین
...اریں مقبولیت حاصل ہوئی۔ چنانچہ

فرقہ مرزائیہ نے بھی اس تیر کو اپنی ترکش میں اٹھا
کر رکھ لیا۔ اور وار کرنے کے لئے
...موقعہ تلاش کرتے، جہاں مرزا صاحب آنجہانی نے
...ح اور کیا کیا ہونے کا دعویٰ کیا۔ وفادار بھی ضروری
...یدوں نے آیات کلام اللہ اور روایات حدیث و تفسیر
...معنوی تحریف سے آلودہ کرنے کی کوشش شروع
...ی۔ اگر مطلب برآری کے لئے پاؤں اڑتے ہوئے
...نظر آئے، تو تاویلات رکیکہ سے کام لیا۔ اور
...جہاں رکیک تاویلات کی بھی گنجائش نظر نہ آئی وہاں
...صاف کہدیا، کہ یہ ماننے کے قابل نہیں۔ چنانچہ حکیم

خدابخش مرزائی قادیانی نے اپنی کتاب عسل مصفےٰ کی
جلد اول صفحہ ۲۵۲ میں "توفی" کے معنی بیان کرتے ہوئے
ابن اسحاق کے اس قول کو نقل کیا ہے۔ کہ "توفی سبع
ساعات ثم احیاہ اللہ ورفعہ"۔ ابن اسحاق نے
کہا۔ "سات ساعت مر گئے تھے۔ پھر اللہ نے ان کو
(حضرت عیسیٰ کو) زندہ کیا۔ اور آسمان کی طرف اٹھا لیا"۔
حکیم صاحب مذکور اس قول کو نقل کرکے لکھتے ہیں، کہ
"دیکھو یہاں توفی کے معنی موت کے ہیں۔ باقی مفسر
کی یہ رائے کہ بعد نزول مریگا۔ کوئی ثبوت نہیں دیا۔[۱]
اور دوبارہ زندہ ہونے کے متعلق آیہ الا الموتۃ الاولٰی
کے خلاف ہے"۔

اب ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہوئے
بتلاتے ہیں۔ کہ "فاماتہ اللہ مائۃ عام" میں حقیقی موت
مراد لینے سے "لا یذوقون فیھا" الخ کے ساتھ تعارض
نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ یہ دوسری آیت اہل جنت کے
حق میں نازل ہوئی ہے۔ اور اس پر اسکا سیاق وسباق
دلالت کرتا ہے۔ اور اسکی تائید میں اقوال مفسرین علاوہ
ہیں۔

حضرت امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری
میں اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
"ان ذالک وصف لاھل الجنۃ والضمیر فیھا
للجنۃ ای لا یذوقون اھل الجنۃ فی الجنۃ الموت
فلا دلالۃ فی الآیۃ علی انتفاء موتۃ اخریٰ بعد
المسألۃ وقبل دخول الجنۃ" جلد ۸ صفحہ ۱۹۲ مطبوعہ مصر
یعنی یہ اہل جنت کا وصف ہے اور ضمیر جنت کی طرف راجع
ہے۔ معنی یہ ہوئے، کہ جنتی جنت میں موت کا مزا نہیں
چکھیں گے۔ پس اس آیت میں اسکا کوئی ثبوت نہیں
کہ سوال کے بعد اور دخول جنت سے پہلے دوسری موت
نہیں ہو سکتی"۔ اس مقام پر حضرت امام موصوفؒ کو چونکہ
منکرین عذاب قبر کی تردید منظور تھی۔ اس لئے آپنے
"بعد المسألۃ" کے الفاظ لکھ دیئے۔ ورنہ قبل
المسألۃ (دنیا میں) بھی دوسری موت کا آنا محال
نہیں۔ اور اسکو آپنے اس عبارت سے کچھ آگے اور
زیادہ واضح کردیا ہے۔ فرمایا۔ کہ "ولیس فیھا نفی
تعدد الموت لان الجنس یتناول المتعدد ایضاً
بدلیل ان اللہ تعالیٰ احیٰی کثیراً من الاموات
فی زمان موسیٰ وعیسیٰ وغیرھما وذالک یوجب
تاویل الآیۃ بما ذکرنا"۔ یعنی اس آیت میں متعدد
بار موت کے وارد ہونے کی نفی نہیں ہے۔ کیونکہ جنس
متعدد کو بھی شامل ہوتی ہے۔ اس دلیل سے کہ حضرت
موسیٰ وحضرت عیسیٰ علیہما السلام کے زمانوں میں خدا
تعالیٰ نے کثرت سے مُردوں کو زندہ کیا۔ اس سے
واجب ہوتا ہے کہ آیت "لا یذوقون فیھا" الخ کی
وہی تشریح کی جائے، جسکا ہم نے ذکر کیا"۔

اب ہم اسکے نظائر قرآن کریم سے پیش کرتے ہیں۔

(۱) الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم
الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم
ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس
لا یشکرون"۔ یعنی "کیا نہیں دیکھتے ہو، ان لوگوں کی
طرف جو اپنے شہروں سے نکلے موت کے ڈر سے اس
حال میں کہ وہ کئی ہزار تھے۔ پھر فرمایا اللہ نے ان کو
مر جاؤ (پس وہ مر گئے) پھر اللہ نے ان کو زندہ کیا بیشک
اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے۔ ولیکن اکثر لوگ
اسکا شکر نہیں کرتے"۔ اور سنئے! (۲) واذ قلتم
یٰموسیٰ لن نؤمن لک حتیٰ نری اللہ جھرۃً فاخذتکم
الصٰعقۃ وانتم تنظرون ثم بعثنٰکم من بعد
موتکم لعلکم تشکرون"۔ (سورہ بقر) یعنی یاد کرو۔ اس
وقت کو جب تم نے کہا۔ اے موسیٰ ہم تجھ پر ایمان نہیں
لائینگے جب تک کہ ہم خدا کو صاف طور پر نہ دیکھیں پھر
تمکو بجلی نے پکڑا (اور ہلاک ہوگئے) اس حال میں کہ تم
دیکھ رہے تھے۔ پھر ہم نے تم کو تمہاری موت کے بعد
زندہ کیا۔ تاکہ تم ہمارا شکر ادا کرو"۔

---

[۱] خط کشیدہ عبارتوں کو ناظرین ذرا غور سے پڑھیں۔
کیا فصاحت وبلاغت ٹپکتی ہے۔ یہ وہ "زبردست" مصنف ہے
جس پر تمام اُمت مرزائیہ کو ناز ہے۔ فیا للعجب۔ ۱۲
مدیر۔

پس جب ان آیتوں کی رُو سے دو موتوں کا ہو نا ثابت ہوتا ہے۔ تو حضرت عزیرؑ پر دو دفعہ موت کا وارد ہونا کیوں محال معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر یہاں موت کا حقیقی معنی مراد نہ لیا جائے۔ تو خدا تعالیٰ کا فعل (اماتتہ) جو اپنے اندر ایک حکمت قاہرہ رکھتا ہے۔ اسکو پُورا کرنے سے قاصر تسلیم کرنا پڑیگا۔ کیونکہ حضرت عزیرؑ نے جب اُجڑی ہُوئی بستیوں کو ملاحظہ کیا۔ اور بطور استفسار و بغرض حصول علم شاہدہ انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا۔ فرمایا۔ تو حق تعالیٰ کو منظور ہُوا۔ (جیسا کہ آیت کے سیاق و سباق سے مستفاد ہوتا ہے) کہ حیات بعد الممات کا ایک نمونہ خود اُن کے نفس پر وارد کر کے اپنے غلبۂ قدرت کا ثبوت پیش کرے۔ پس اگر موت کے معنی غشی و مدہوشی وغیرہ لئے جائیں۔ تو یہ نہ حضرت عزیر علیہ السلام کے استفسار کا جواب ہو سکتا تھا، اور نہ خدا تعالیٰ کی قدرت پر دال۔ اس لئے موت کے حقیقی معنی لئے بغیر چارہ نہیں۔ رہا وہم استحالہ۔ اسکو حضرت عزیرؑ کے الفاظ اعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر" رفع کرتے ہیں۔

اس میں شک نہیں، کہ اکثر عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے۔ کہ ذی روح مخلوق پر دُنیا میں ایک ہی دفعہ موت طاری ہوتی ہے۔ لیکن چند نفوس کو جب باری تعالیٰ نے تذکیر و عبرت کی غرض سے اس اکثریہ سے مستثنےٰ کر لیا۔ جیسا کہ حضرت عزیرؑ کے قصہ میں "ولنجعلک اٰیۃ للناس" کے الفاظ اس پر روشنی ڈال رہے ہیں۔ تو اس میں کیا استحالہ لازم آجاتا ہے۔

پس ہماری اس تقریر سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ حضرت عزیرؑ پر حقیقی موت طاری ہوئی تھی۔ اور "لا یذوقون فیھا" الخ کے مخالف نہیں ہے۔ فافہم۔

"القاسم" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ایک اہم اخلاقی فرض انجام دینا ہے۔

(منیجر)

بابُ الحدیث[1]

ترحم و شفقت علی المخلوق

حضرت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ اس شخص پر رحمت نازل نہیں فرماتا۔ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ فرمایا۔ کہ جو شخص بیوہ عورت اور مسکین کی خبر گیری کرتا ہے۔ اسکو اسی قدر ثواب ملتا ہے۔ جتنا کہ اللہ کے راستے میں مالی و بدنی سعی کرنے والے (مثلاً حاجی و مجاہد) کو (بخاری مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمام مسلمان ایک شخص کی طرح ہونے چاہئیں۔ اگر اسکی آنکھ دُکھتی ہے تو اسکا سارا بدن بے چین ہو جاتا ہے۔ اور اگر اسکا سر دُکھتا ہے تو اسکا تمام جسم دُکھ میں رہتا ہے۔ ۱۲ مسلم شریف۔ (مطلب یہ کہ اسی طرح تمام مسلمانوں کو یکجان اور متحد ہو کر رہنا چاہیئے۔ اگر ایک مسلمان تکلیف و مصیبت میں مبتلا ہو۔ تو سب مسلمان اسکو اپنی تکلیف سمجھکر اسکی معاونت و دستگیری کریں۔) حضورؐ نے فرمایا۔ کہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں مظلوم کی مدد تو کرتا ہُوں۔ ظالم کی امداد کیونکر کرنا چاہیئے؟ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اسکو ظلم کرنے سے باز رکھنا اسکی امداد کرنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فقہیات[2]

کلماتِ کفریہ کی وضاحت

اگر ایک شخص دوسرے شخص کو کلمۂ کفریہ کی

---

[1] مجوزہ عنوان "بوستانِ حدیث" کی بجائے اس عنوان کو اس کی سادگی کے باعث اختیار کیا گیا۔ ۱۲

[2] "گلستان تفقہ" کی بجائے اس عنوان کو اختصار کی وجہ سے اختیار کیا گیا۔ ۱۲

تلقین کرے۔ اگرچہ لہو و لعب کے طور پر ہو۔ ... کافر ہو جائیگا۔ اگر بیوی اور شوہر کے مابین ... طول پکڑ گیا۔ خاوند نے اپنی بیوی کو معصیت ... پر عتاب کرتے ہُوئے کہا۔ کہ "خدا سے ڈر" ... جواب میں کہا۔ "میں نہیں ڈرتی"۔ تو وہ کافرہ ... اور اپنے خاوند سے جُدا۔

ایک عیسائی مثلاً مسلمان ہُوا۔ اسکے بعد ... باپ مر گیا۔ یہ سُن کر اُس نے کہا۔ کہ کاش! میں ... تک وراثت کا مال نہ لے لیتا مسلمان نہ ہُوا ہو ... وہ کافر ہو جائیگا۔ اس لئے کہ اُس نے کفر کی ... ہے۔ اور یہ کفر ہے۔ اگر کسی شخص نے یہ الفاظ ... "اے خدا مجھ پر روزی فراخ کر دے اور یا مجھ ... ظلم نہ کر"۔ تو وہ کافر ہو جائیگا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف ظلم و جور کو منسوب کرنا کفر ہے۔ "ان ... لیس بظلام للعبید"۔ اگر کوئی شخص یہ کہے "اگر فلاں آدمی رسول الٰہی ہوتا۔ جب بھی میں ا... ایمان نہ لاتا۔ یا اگر خدا تعالیٰ مجھے دس نمازیں پڑ... کا امر فرماتا، تو میں نہ مانتا"۔ ان دونوں صورتوں ... میں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیگا۔

(فتاویٰ قاضی خاں)

گُلدستۂ عقائد

باری تعالیٰ کی وحدانیت و صفات ازلیہ ... اُسکے بھیجے ہُوئے انبیاء و رسل و کتب منزلہ وغیرہ ... کا دل سے اعتقاد اور زبان کے ساتھ اقرار کر... کا نام ایمان ہے۔ بعض ائمہ کے نزدیک د... اعتقاد کے لئے زبانی اقرار اس شخص کے د... شرط ہے۔ جو امور مذکورہ کا اقرار زبان کے ساتھ کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔ اور بعض کے نزدیک ... بالقلب ہی ایمان ہے۔ اور اقرار باللسان صرف ... اسلامیہ کے اجراء کی غرض سے ہے۔ نفسِ ایمان میں ...

انی کی نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ اعمال جزو نہیں ہیں ایمان کے لئے۔

جبری[1] ایمان غیر مقبول اور توبہ مقبول ہوتی ہے۔ مومن گناہ کبیرہ کے ارتکاب کے باعث دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔ اور جب وہ بغیر توبہ مر جائے تو اسکی مغفرت خدا تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے۔ اگر وہ چاہے، تو اسکو اسکے گناہ کے مطابق یا اس سے کم سزا دے کر ایفاء وعید کرے۔ اور اگر چاہے، تو اس سے درگذر کرے۔ خیر و شر کا وجود اللہ تعالیٰ کے ارادہ مشیت سے ہے۔ لیکن فواحش و معاصی اور بد اعمالیوں سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ (فتاوی سراجیہ)

اعجاز القرآن

(از مولٰنا حاجی نور بخش صاحب ایم اے حنفی آنکلی پروفیسر کے قلم سے)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس عرصہ دراز میں ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تحدی پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ عرب جیسی قوم کو جسکی حمیت جاہلیہ مشہور ہے، مجالس میں علی رؤس الاشہاد یوں پکار کر فرما دیا۔ کہ تم گمراہ ہو، تمہارے آباو اجداد گمراہ تھے۔ تمہارے معبود دوزخ کا ایندھن ہیں۔ بایں ہمہ انہوں نے معارضہ سے پہلو تہی کی۔ انکی آنکھوں کے سامنے اسلام کی ترقی اور شوکت میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا تھا۔ ان کے شہر مسلمانوں کے قبضہ میں آ رہے تھے ان کے اکابر قتل و گرفتار ہو رہے تھے۔ اس حالت میں اگر وہ ذرا سا معارضہ بھی کر سکتے، تو اس ذلت کو ہرگز گوارا نہ کرتے۔ کیونکہ قرآن کریم کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے معارضہ سے یہ تمام خواری و رسوائی دور ہو سکتی تھی اور اسلام کی جمعیت و شوکت کا شیرازہ ہمیشہ کے لئے پراگندہ ہو سکتا تھا۔ لیکن ان کا تیئیس سال تک اس ذلت کو برداشت کرنا صاف بتا رہا ہے، کہ وہ معارضہ سے عاجز تھے۔ ہاں اپنے عجز پر پردہ ڈالنے کی غرض سے گونا گوں اعذار اور قسم قسم کے حیلے بہانے کیا کرتے تھے چنانچہ کبھی اُسے منظوم دیکھکر "شاعر کا قول" یا "کاہن کی باتیں" بتاتے (حاقہ۔ ع۲) کبھی اپنی قدرت سے خارج دیکھکر حیرت سے کہا کرتے۔ کہ "یہ تو صریح جادو ہے۔ (سبا۔ ع۵) کبھی اپنی جہالت کے باعث کہدیتے۔ کہ "اگر چاہیں، تو ہم بھی ایسا کلام کہہ دیں۔ یہ تو پہلوں کے قصے کہانیاں ہیں" (انفال ع۴) اور کبھی کلام الٰہی کی تاثیر کو روکنے کے لئے کہتے۔ کہ "شور مچاؤ۔ اور نہ سننے دو" (حم سجدہ۔ ع۴) کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو (نقل کفر کفر نباشد) "سکھایا ہوا باؤلا" بتلاتے۔ (دخان۔ ع۱) غرض "مرتا کیا نہ کرتا" کے مطابق کفار نے جی کھول کر مذبوحی حرکات کا ارتکاب کیا۔ لیکن جواب نہ بن پڑا۔

جب عرب کی انتہائی فصاحت و بلاغت کے زمانہ میں فصحاء و بلغا چھوٹی سے چھوٹی سورت کے معارضہ سے عاجز آ گئے۔ تو ازمنہ مابعد کے عرب و عجم کا عجز خود ثابت ہو گیا۔ سیدنا و مولٰنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی یہ کیسی دلیل ساطع اور برہان قاطع ہے۔ کہ تیرہ سو سال سے زائد عرصہ گذر چکا۔ مگر کوئی شخص اقصر سورت کے معارضہ پر قادر نہ ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ اللّٰھم صل وسلم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

اگر ہم کسی انسان کے کلام کو خواہ وہ کتنا ہی فصیح و بلیغ ہو، مطالعہ کریں، تو اختلاف مضامین، اختلاف احوال، اور اختلاف اغراض سے اسکی فصاحت و بلاغت میں بیّن فرق نظر آئیگا۔ مثلاً شعراء و خطباء عرب جو فصاحت و بلاغت میں بطور نمونہ پیش کئے جاتے تھے، ان میں سے بعض مدح میں بہت بڑھ چڑھ کر اور ہجو میں معمول سے بہت گرے ہوئے۔ اور بعض اس کے برعکس ہیں۔ بعض مرثیہ گوئی میں فائق اور غزل میں عمدہ ہے۔ اور بعض اسکے خلاف ہیں۔ بعض رجز میں اچھے مگر قصیدے میں ناقابل۔ اور بعض اسکے برعکس ہیں۔ بعض کسی خاص شے کے وصف میں اوروں سے سبقت لے گئے ہیں۔ چنانچہ امرؤ القیس گھوڑے اور عورتوں کا وصف بیان کرنے میں، اعشیٰ شراب کے وصف میں، نابغہ ترہیب میں اور زہیر ترغیب میں مشہور ہیں۔ ذوالرمہ تشبیب و تشبیہ میں اچھا۔ اور ریت، دوپہر، بیابان، پانی اور سانپ کا وصف بیان کرنے میں بڑھکر ہے۔ مگر مدح و ہجو میں گرا ہوا۔ اسی واسطے اسکو "فحول شعرا" میں شمار نہیں کرتے۔ بلکہ کہتے ہیں، کہ "اسکے شعر میں ہرنوں کی مینگنیاں اور خال پڑے ہوئے ہیں۔" (کتاب الشعر والشعراء لابن قتیبہ ص۲۷۳) جریر اگرچہ عورتوں سے پرہیز کرتا تھا۔ مگر تشبیب میں سب سے اچھا ہے۔ فرزدق اگرچہ صاحب غزل ہے۔ لیکن تشبیب میں اچھا نہیں۔ اسی طرح شاعر اگر زہد کو بیان کرے۔ تو اسکا کلام معمول سے گر جائیگا۔ علیٰ ہذا القیاس اختلاف احوال سے بھی انسان کا کلام متفاوت ہو جاتا ہے۔ مثلاً خوشی کے وقت کا کلام غصہ کے وقت کے کلام سے بلحاظ فصاحت مختلف ہوتا ہے۔ اسی طرح اختلاف اغراض کے سبب انسان کبھی ایک چیز کی مدح کرتا ہے، اور کبھی مذمت جس سے اس کے کلام میں ضرور اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں فصحاء و بلغا کا کلام تعمق و [illegible] علو و نزول۔ تقریب و تبعید وغیرہ میں متفاوت ہوتا ہے۔ اس تمام کے برعکس قرآن کریم پر غور کیجئے۔ باوجودیکہ اس میں وجوہ خطاب مختلف ہیں۔ کہیں قصص و مواعظ ہیں، کہیں حلال و حرام کا ذکر ہے۔ کہیں اعذار و انذار کہیں وعدہ و وعید۔ کہیں تخویف و تبشیر۔ اور کہیں تعلیم اخلاق حسنہ ہے۔ مگر وہ ہر فن میں فصاحت و بلاغت کے خارق عادت اعلیٰ درجہ میں ہے۔ اور اس میں کہیں بھی اس منزلت علیا سے انحطاط نہیں پایا جاتا۔ اور اوّل سے آخر تک مقصد واحد کے لئے ہے۔ اور وہ مخلوق کو اللہ کی طرف بلانا اور دنیا سے دین کی طرف پھیرنا ہے۔ چنانچہ اسکی طرف آیہ کریمہ میں اشارہ فرمایا گیا ہے۔

[1] مثلاً موت وغیرہ اور مشاہدہ عذاب اُخروی کے وقت ایمان لانا [illegible] ۱۲

فلا یتدبرون القرآن ط ولو کان من عند
غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً (نساء ۔ ع۱۱)
کیا قرآن میں غور نہیں کرتے ۔ اگر یہ اللہ کے سوا
کسی اور کی طرف سے ہوتا ۔ تو اس میں بہت اختلاف پاتے ۔
(باقی آیندہ)

دائرہ مرزائیت کے شرارے ملکانوں پر

مولوی عبدالعلیم خاں صاحب انسپکٹر مدارس جمعیت تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ
ضلع فرخ آباد ۔ و ایٹہ کے اکثر ملکانوں کو ایک مرزائی مبلغ
اپنے امام جماعت کے پاس اپنے صرف سے مرزائی
مذہب میں داخل کرنے کو لے گیا ہے ۔ اسکی اطلاع
ملکانوں کے رشتہ داروں کو ہوئی ہے ۔ جو علیگڑھ
کے مواضعات میں آباد ہیں ۔ یہ ایک نیا اور سخت خطرہ
ہے ۔ اور بقول مولنا عبدالباری صاحب ملکانوں کے
اوپر دوسری بلا نازل ہوئی ہے ۔ مرزائی لوگ زر خطیر
خرچ کر رہے ہیں ۔ اور برابر روپیہ کا لالچ دے رہے
ہیں ۔ انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے ۔ کہ ملکانوں کے
مواضعات کو اپنی جماعت میں ضرور داخل کریں گے ۔

قاسم

جب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے ۔
تو ہم سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ جمعیۃ العلماء،
دارالعلوم دیوبند، جماعت رضائے مصطفےٰ، انجمن
خدام الصوفیہ، جمعیۃ تبلیغ الاسلام اور دوسری اسلامی
انجمنوں کے مبلغین کیوں نہیں باہمی اتفاق و اشتراک
اور متفقہ طاقت و قوت کے ساتھ اس مہلک فتنہ
کے استیصال کے لئے بھی جد و جہد شروع کر دیتے؟
ان انجمنوں کے معزز ارباب بست و کشاد ہماری
آواز سن رہے ہیں ؟

قاسم "مذہب و ملت کا سچا خادم ہے ۔ اسکی
توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرما کر اپنا اخلاقی
فرض ادا کیجئے ۔
(منیجر)

ایڈیٹر صاحب "اہلحدیث" کے نام کھلی چٹھی

وزیرآباد (پنجاب) میں حضرات احناف ایدہم اللہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا تھا جسکی رپورٹ اخبار "اہلحدیث" مجریہ ۷ دسمبر ۱۹۲۳ء میں شایع ہوئی ۔ اس میں جناب مولانا محمد عبدالعزیز صاحب امام جامع گوجرانوالہ کی تقریر کو قطع و برید سے محفوظ نہیں رہنے دیا گیا ۔ اس لئے نامہ نگار کی غلط بیانیوں کو اڈیشن مولنا موصوف کا ایک مضمون موصول ہوا ہے جسکو درج ذیل کیا جاتا ہے ۔
(مدیر)

اہل حدیث کے نامہ نگار ابوالفتح صاحب کا مضمون جو انہوں نے جلسہ اہل سنت و جماعت وزیرآباد کے اہل علم مقررین کی تقاریر سے اقتباس کیا ہے ۔ ایڈیٹر صاحب کے تنقیدی حواشی کے ساتھ "اہلحدیث" مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۲۳ء میں ملاحظہ کیا ۔ جس میں ہر ایک مقرر کی تقریر سے بلا لحاظ ربط و نسق کچھ غلط سلط الفاظ لے کر مع ایزاد و تنقیص حسب عادت قارئین اخبار کی ضیافت طبع کا سامان بہم پہنچایا گیا ہے ۔ میں حیران ہوں ۔ کہ ان مدعیان عمل بالحدیث کے ہاں حدیث "یطبع المومن علی الخلال کلھا الا الکذب والخیانۃ" منسوخ ہے ۔ یا ضعیف ۔ جو اس پر عمل نہیں کرتے بہرکیف اخبار مذکور میں اس قسم کے اجتماعات و مجالس کی رپورٹ جب کبھی شایع ہوئی ہے ۔ تو نہ دیانت کی پروا کی گئی ، نہ امانت کی ۔

میرے جن الفاظ کو غیر منصفانہ بلکہ شرافت سے گرے ہوئے " لکھا گیا ہے ۔ کاش انہیں ظاہر کیا ہوتا ۔ تا کہ پبلک خود اندازہ لگا سکتی ۔ کہ وہ شرافت سے گرے ہوئے ہیں یا نامہ نگار ہی اُن کے مطلب کو نہیں سمجھ سکا ۔ ہاں ایک واقعہ کہ جسکی پوری تقریر دو چار سطروں سے زاید نہیں جسکو میں نے جلسہ عام میں بیان کیا تھا ، نامہ نگار نے ذکر کیا ۔ اور اڈیٹر صاحب نے اس پر حاشیہ آرائی فرماتے ہوئے خوب لے دے کی ۔ میری پونے دو گھنٹہ کی تقریر سے نامہ نگار صرف یہی کچھ سمجھ سکا اور بس ! مگر اس میں بھی قدرت کا تماشہ یہ کہ ایسے واقعہ میں کہ جس میں کوئی پیچیدگی نہ تھی ۔

نامہ نگار صاحب سات سے زیادہ دروغ بیانیوں کے مرتکب ہوئے ۔ (۱) مولوی فیض احمد صاحب غیر مقلد تھے ۔ اور نہ میں نے اسکا ذکر کیا ۔ (۲) نہ انہوں نے کبھی مجھ سے ایسے مسایل پوچھے ۔ اور نہ میں نے انکی طرف اسکی نسبت کی ۔ (۳) میں نے اس قسم کے مسایل کتب فقہ سے نکال کبھی اُن کو نہیں دیئے ۔ اور نہ میں اس کا مدعی ہوں ۔ (۴) علی ہذا القیاس نہ انہوں نے کبھی ایسے مسایل لکھے ۔ (۵) انہوں نے کبھی اپنی طرف سے اس میں ایزاد نہیں کیا ۔ (۶) نہ انہوں نے کبھی ابن عقبہ وغیرہ کی کتابوں کا حوالہ دیا ۔ (۷) وہ غیر مقلدین کے کبھی مفتی نہ تھے (۸) میں نے یہ نہیں کہا ۔ کہ حافظ عبدالمنان صاحب نے عمر بھر میں ایسے فتوے صادر کئے ۔ یہ سب نامہ نگار صاحب کے افترات ہیں ۔ اور ظلمات بعضھا فوق بعض کے مصداق ۔

اصل واقعہ صرف اتنا ہے ۔ جسکو میں نے بیان کیا ۔ اور صرف ایک نامہ نگار صاحب ہی نہیں ۔ بلکہ ہزاروں آدمی سننے والے تھے ۔ کہ " مولوی فیض احمد صاحب سند یافتہ دارالعلوم دیوبند جو ایک صالح اور متقی اہل علم تھے ۔ اور انہوں نے حافظ صاحب سے بھی حدیث پڑھی تھی ۔ میں نے اُن سے دریافت کیا ۔ کہ حافظ صاحب کا طریق افتا کیا تھا ؟ انہوں نے فرمایا کہ جو استفتا آتا ۔ اسکا جواب اگر حافظ صاحب کو حدیث سے معلوم ہوتا تو لکھوا دیتے ۔ اگر حدیث شریف سے اسکا جواب محفوظ نہ ہوتا ۔ تو ہدایہ وغیرہ کتب فقہ سے جواب تلاش کراتے اور شروح ہدایہ (عینی ابن الہمام وغیرہ) سے اُسکی نقلی دلیل دریافت کراتے ۔ اور اگر کوئی حدیث ابن الہمام وغیرہ کہیں سے (مثلاً بزار ابن ابی شیبہ عبدالرزاق وغیرہ ، جو ہندوستان میں کیاب یا نایاب ہیں) نقل کرتے ۔ اس مسئلہ میں اس حدیث کو نقل کرا دیتے ۔ اور روایت کی نسبت اس کتاب کی طرف کرتے جس سے ابن الہمام وغیرہ نے وہ حدیث لی ہے ۔ اس تفتیش کے بعد بھی اگر کوئی حدیث دریافت نہ ہوتی ، تو مجھے (مولوی فیض احمد صاحب کو) فرماتے ۔ کہ کسی فتاویٰ سے اسکا جواب نکالو

معاذ کردہ"

ان نازک دلوں سے جنکو شاگرد امام ابوحنیفہ و ابویوسف و محمد وغیرہم رحمہم اللہ کے شمار اور اس موضوع پر تصانیف اور اسکی اشاعت سے فرصت نہیں ملتی، کوئی پوچھے، کہ اس سے حافظ صاحب کی اہانت کس طرح ہوگئی اور آپ کی دل آزاری کیونکر؟ آپ لوگ آئے دن حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور تمام حنفیوں کو مرجیہ[1] بلکہ مقلدین کو مشرک، بدعتی تک کہتے رہتے ہیں۔ ابھی کل کا واقعہ ہے، کہ ایک ذمہ دار جماعت غیر مقلدین کے قلم سے حضرت علامہ عینیؒ کی شان میں کیا کیا کلمات نکلے تھے۔ ان ناشایستہ حرکات سے تو کسی کی دلآزاری نہیں ہوتی ہوگی؟ مگر صرف یہ کہہ دینے سے کہ "حافظ صاحب کو اگر کتب متداولہ حدیث سے مسئلہ نہ ملتا، تو احادیث منقولہ کتب فقہ پر عمل کرتے۔ یا بصورت عدم دریافت حدیث فتاویٰ فقہائے کرام پر فتویٰ دے دیتے" آپ کا نازک آئینۂ دل پاش پاش ہوگیا۔ سچ ہے، اپنی آنکھ کا شہتیر دکھائی نہیں دیتا۔ اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی نظر آ جاتا ہے۔

ہمیں جہاں تک معلوم ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کئی دفعہ محض کتب فقہ سے استدلال کرکے فتویٰ شائع کیا ہے پوچھئے، تو اس طریق کے چھوڑنے ہی کی بدولت ان لوگوں کی یہ حالت ہوئی ہے۔ کہ مجمع علیہا اور منصوص فی القرآن مسائل میں ایسی منہ کی کھاتے ہیں۔ کہ گویا انکو جماعت مسلمین سے کوئی سروکار نہیں۔

ہاں جناب مولوی ثناء اللہ صاحب! آپکے نامہ نگار نے جو کچھ تصنیف کیا ہے۔ وہ محض جھوٹ اور افترا ہے اصل واقعہ صرف اسی قدر تھا جسکو میں نے ذکر کیا۔ اب آپ ہی خیال فرمایئے۔ کہ ایسے خوش فہم آدمی کو جو عالم مصر سے بھی زیادہ فہیم ہے۔ اگر جلسہ میں کسی نے بولنے کی اجازت نہیں دی۔ تو اس میں کسی اہل حق کو اس کے جائز حقوق سے محروم کیا گیا۔ یا نااہل کے خرافات سے اسماع کی حفاظت کی گئی جو ضروری تھی۔

پھر ایسے فہیم زمانہ کو جب جلسہ میں بولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ تو جناب ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں۔ اور کس طمطراق سے لکھتے ہیں۔ کہ "گوجرانوالہ اور چک رجادی وغیرہ میں جو مباحثات ہوئے، اسکا اثر یہی ہونا چاہئے تھا، کہ اہلحدیث کے ساتھ گفتگو نہ کی جائے"۔ بالکل درست ہے، جسکو شیخ سعدی رحمہ اللہ کی نصیحت یاد ہوگی، وہ کب جرأت کرسکتا ہے۔ کہ "ایسے ارباب علم وفضل" کے مقابلہ میں خموشی کے سوا کوئی دوسرا طریق اختیار کرے۔

ہاں جناب! اثنائے تقریر میں آپکے فتاویٰ کا بھی ذکر ہوا۔ اور مثال کے طور پر ایک فتویٰ بھی مع حوالہ پیش کیا گیا۔ جس میں آپنے صریح منطوق قرآن کریم کو نظر انداز کرکے اجماع مسلمین کی پرواہ نہ کرتے ہوئے فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ اور طرفہ یہ کہ ایک ہی فتویٰ میں ایک ہی رکوع قرآن عزیز کی تین جگہ سے مخالفت کی۔ نامہ نگار کو چاہئے تھا کہ اسے نوٹ کرلیتے۔ اور آپ سے یا اپنی جماعت سے اسکا جواب طلب کرتے۔ پھر معلوم ہوتا۔ کہ انا او ایاکم لعلی ھدی او فی ضلٰل مبین۔ اس پر نہ جناب کے نامہ نگار کو جرأت ہوئی۔ اور نہ آپکو ہمت کہ اسکی تصدیق یا تکذیب کرتے۔

مجھے آپ کی "لن ترانی" پر پھر توجہ کرنا پڑی۔ آپنے یہ کہہ کر کہ "جو مباحثات ہوئے اُن کا یہی اثر ہونا چاہئے تھا، کہ اہلحدیث سے گفتگو نہ کی جائے"۔ اپنی پوزیشن کو غیر عالمانہ رنگ میں پیش کیا۔ خیر جب آپنے دوسرے مقام پر فراخ دلی کے ساتھ اس امر کی دعوت دی ہے۔ کہ "آپکا جو قول خلاف قرآن عزیز ہو یا حدیث صحیح کے مخالف۔ تو آپ پر واضح کردیا جائے"۔ تو میں بھی اس سے زیادہ وسعت قلبی کے ساتھ التماس کرتا ہوں۔ کہ ہمیں جو شکایات آپ کے فتاویٰ کے متعلق ہیں مفصلہ ذیل ہیں۔ اُمید کہ امرتسر یا گوجرانوالہ وغیرہ کے کسی مجمع میں موقعہ دے کر ہمیں ممنون فرمائیں گے۔

(۱) آپ ایسے مسئلہ پر جو صریح منطوق قرآن عزیز سے ثابت ہونے کے علاوہ اس طرح اُمت کا اجماعی مسئلہ ہو۔ کہ جملہ فقہائے اسلام اہل سنت وغیر اہل سنت کا کوئی فرد اسکا مخالف نہیں۔ اسکے خلاف فتویٰ دیتے ہیں۔ اور دلیل میں نہ قرآن نہ حدیث نہ استنباط۔ غرض بزور تحکمیت اپنی جماعت سے منوانا چاہتے ہیں۔

(۲) آپ ایسے مجمع علیہا مسئلہ کا خلاف کرتے ہیں۔ جو منطوق قرآن عزیز سے ثابت ہو۔ اور کسی ایسی آیت کو اس طرح قطع وبرید کرکے استدلال میں پیش کرتے ہیں۔ جس کو اس کے ساتھ کچھ تعلق نہیں، کہ آیت اپنے حقیقی مفہوم سے مسخ ہوکر اس آیت کے مقابل بن جاتی ہے جس کے موضوع میں وہ مسئلہ واقعی داخل ہے۔ اور اس طرح اہل اسلام کے اجماع کے خلاف ایک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ (۳) ایک صورت جو باتفاق جمہور مسلمین وکافہ محدثین وفقہائے اُمت آیت تحریم یا تحلیل میں داخل ہے۔ آپ اسکا خلاف کرتے ہیں۔ اور صرف اصل حکم صادر ہوا ہو کم یا اسکے موافق کوئی عام لفظ لیکر قرآن کریم وجمہور مسلمین کا خلاف کر جاتے ہیں (۴) آپ حسب ضرورت بالکل جھوٹی احادیث تصنیف فرما کر کسی ایسے مسئلہ کی دلیل میں پیش کردیتے ہیں۔ جو آپکا معمول بہا اور مفتی بہا ہو۔ (۵) آپ صحیح حدیث میں قدرے ترمیم فرماکر اپنے مطلب کے موافق بناکر بایں طور اپنے مقلدین کے سامنے پیش کرتے ہیں، کہ گویا ترمیم حدیث میں داخل ہے۔ (۶) صحیح حدیثیں جو بخاری ومسلم میں یا اُن کے بغیر کسی دوسری کتاب میں ہوں۔ لیکن علمائے اُن کو صحیح تسلیم کیا ہو۔ جب آپکے مدعا کے موافق نہ ہوں، تو اُن کی ہستی سے آپ بالکل انکار کر جاتے ہیں۔ (۷) آپ کسی مسئلہ کو قرآن عزیز وعبارات فقہائے کرام پیش کرکے ثابت کرتے ہیں" پھر دوسرے موقعہ پر اس سے رجوع کرلیتے ہیں۔ اور قرآن کریم یا عبارات فقہ کا صحیح مطلب بیان نہیں کرتے۔ صرف اتنا فرماتے ہیں۔ کہ حدیث میں اس طرح آیا ہے۔

[1] حنفیوں کو مرجیہ کہنے والے حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس تہمت تراشی میں اپنا شریک سمجھتے ہیں۔ اس کا دندان شکن جواب بصورت ٹریکٹ دفتر "القاسم" میں موجود ہے۔ جو صرف ۱ مر کے ٹکٹ موصول ہونے پر بھیجا جاسکتا ہے۔ ۱۲ مدیر

ں سے معلوم ہوتا ہے، کہ قرآن و فقہ دونوں غلط
ے۔ (۸) حسب موقعہ عبارات فقہا کا غلط مطلب
ن کرکے کبھی اپنے متبعین کو یہ دھوکا دیتے ہیں۔
یں اس مسئلہ میں متفرد نہیں۔ اور اس سے استدلال
تے ہیں۔ اور کبھی اس خانہ ساز مطلب کی تردید کرکے
ں جماعت میں اپنے کمال کا اظہار کرتے ہیں۔ اور
وں صورتوں میں فقہائے کرام پر افترا کرتے ہیں۔
غرض آٹھ قسم کی خیانتیں قرآن کریم، حدیث نبوی
عبارات فقہا میں آپنے کی ہیں۔ اگر آپ دو اہل علم
صفوں کے سامنے اسکا جواب تسلی بخش دینگے، تو
ء اللہ پھر کبھی آپکی ان خیانتوں کا ذکر نہ کیا جائیگا۔
ن ہے، کہ بحکم "افمن زین لہ سوء عملہ فرأٰہ
سنا" ان امور کی قباحت آپکے خیال میں بدیہی نہ
دیا یہ کہ آپ اپنے خیال میں اسکا ارتکاب فرماتے
ں۔ تو بندہ اسکے ثابت کرنے کے لئے ہر وقت
ہے۔ والسلام۔ (محمد عبد العزیز از گوجرانوالہ)

شکریہ

ہم اُن تمام مدیران صحائف و جرائد کا شکریہ
کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے اخبارات
سائل میں "القاسم" پر تقریظ لکھی، یا اس کا
شتہار بلا معاوضہ درج فرمایا۔ ان میں خصوصیت
سا تھ مندرجہ ذیل اسماء قابل ذکر ہیں :۔
سیاست۔ وکیل۔ مسلم راجپوت۔ اتحاد الاسلام۔
سنت و جماعت۔ القریش۔ المنار۔ ذو الفقار۔
التصوفیہ۔ ضیائے حج۔ نیر اعظم۔ کشمیری اخبار۔
ان کے علاوہ جن اخبارات و رسائل میں اشتہار
ہو چکا ہے۔ لیکن ہماری نظر سے نہیں گذرا۔
ن کے بھی بیحد ممنون ہیں۔ (مینجر)

"القاسم" کا مطالعہ ہر ایک مسلمان کے لئے ضروری
ے۔ (مینجر)

مرزائیت نواز اسلامی اخبارات کو تنبیہ

مسلمان فتنۂ قادیان کا مقابلہ کریں

(از جناب مولوی رضی الدین احمد صاحب ایم اے)

اگرچہ خدا کے فضل سے مرزائیوں کے خلاف علمائے اسلام نے اس قدر رسائل و کتب تحریر کی ہیں۔ کہ اس سے پہلے کسی دوسرے کاذب مدعی نبوت کے خلاف نہیں لکھے گئے۔ لیکن بایں ہمہ مرزائیت کی ترقی کی اصل وجہ یہ ہے، کہ مرزائیت کے خلاف جو لٹریچر ہے، اسکی عام اشاعت نہیں ہوئی۔ بزرگان دین نے اس فتنہ سے آگاہ کرنے کے لئے نہایت قیمتی کتابیں لکھی ہیں، جو عوام کو آسانی سے دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ مگر بخلاف اسکے مرزائیوں نے اپنے باطل عقائد کی اشاعت و تشہیر اس قدر کی ہے۔ کہ خدا کی پناہ! اخبارات جاری کئے ہیں۔ مفت رسائل تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اور ہر گاؤں میں مرزائیت کی تبلیغ کے لئے اشتہارات چھاپ کر بھیجے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر سادہ لوح مسلمان مرزائیت کے دام میں پھنسیں۔ تو عجب نہیں۔ مگر دوسری طرف ہمارے مسلم اخبارات ہیں۔ تو وہ اسلامی خدمت سے بالکل بے پروا ہیں۔ خود "زمیندار" جو صوبہ بھر میں جماعت حنفیہ کا ایک ممتاز آرگن تھا اُس نے اس معاملہ میں اس قدر سکوت اختیار کیا ہے۔ بلکہ مرزائیوں کے مقاصد کی تحریریں شایع کرکے اسلام کو اس قدر صدمہ پہنچایا ہے، کہ ناقابل بیان ہے۔ اب مرزائیت کا استیصال اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کی طرف سے بھی اسی سُرعت و تیزی و گرمجوشی سے اخبارات و رسائل مرزائیت کے خلاف جاری ہوں جس تیزی سے، کہ "الفضل" اور "پیغام صلح" کام لے رہے ہیں۔ ہمارا مذہب سچا ہے۔ ہمارے عقائد صحیح ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس قدر اشاعت ہونے سے مرزائیوں کے باطل عقائد کا قلعہ پاش پاش نہ ہو جائے۔ اور یہ غلط مذہب ہمیشہ کے لئے ملیامیٹ نہ ہو۔

اگر "زمیندار" اخبار کی مرزائیوں کے متعلق یہی پالیسی رہی۔ جو اب ہے۔ تو پھر صوبہ پنجاب کی تمام انجمنہائے اہل سنت و جماعت مجبوراً "مسلم آؤٹ لک" اور "زمیندار" کو بائیکاٹ کرنے کی تحریک شروع کر دینگی۔ مسلمانوں کو اس وقت کانگریس کے ایڈریس اور تقریریں شایع کرکے سنانا ذرا بھی مفید نہیں ہو سکتا، جبکہ اسلام کے اندرونی اور بیرونی دشمن اپنی پوری طاقت سے اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ ایسے اخبارات کا نہ ہونا بہتر ہے۔ بہ نسبت اسکے کہ وہ جاری رہ کر مرزائیت کی مدد کریں۔

"زمیندار" کا یہ کہنا۔ کہ ہم اپنے اخبار کو ایسے لوگوں کے فتاوی کی اشاعت کا آلۂ کار نہیں بنانا چاہتے۔ محض تکبر و خود غرضی پر مبنی ہے۔ محمد علی صاحب لاہوری کا برئیت نامہ شایع کرنے کے لئے، تو کارکنان "زمیندار" ہر وقت حاضر ہیں۔ مولوی ابو الکلام صاحب کی وہ ذاتی رائے جو انہوں نے احکام اسلام کو پس پشت ڈالتے ہوئے مرزائیت کی تائید میں ظاہر کی، وہ "زمیندار" میں نمایاں جگہ حاصل کر سکتی ہے۔ مرزائیوں کی کارگذاریاں جلی حروف میں شایع ہو سکتی ہیں۔ لیکن علمائے اسلام جب فتنہ مرزائیت کی تردید میں کوئی تحریر اشاعت کے لئے زمیندار کو ارسال کرتے ہیں۔ تو "زمیندار" کے کارکنان قضا و قدر کس رعونت کے ساتھ اپنے آسمان مرزائیت پر سے یہ جواب نازل فرماتے ہیں۔ کہ ایسی تحریروں کی اشاعت کے لئے ہمیں معذور سمجھا جائے۔

شاید ہمارے معزز ایڈیٹر صاحب زمیندار کو پبلک کے مطالعہ سے کبھی فرصت نہیں ملتی۔ ورنہ اگر خدا انہیں ایسی توفیق دے۔ اور وہ باقاعدہ مرزائیوں کے آرگن صحیفہ "الفضل" کا جو آسمان قادیان سے ہفتہ میں دو بار نازل ہوتا ہے، غور سے مطالعہ فرمائیں، تو پھر ناممکن ہے، کہ انکی حمیت ملی اور غیرت اسلامی جوش میں نہ آجائے۔

ہر ضلع میں چند باہمت نوجوان مسلم صرف ایک سال کے لئے یہ کام اپنے ذمے لیں۔ کہ مرزائیت کے خلاف تن دہی اور سرگرمی سے لٹریچر شایع کر کے مفت تقسیم کریں۔ پھر یقین جانئے۔ کہ مرزائیت ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائیگی۔ (روزانہ سیاست)

القاسم قابل مضمون نگار کی آخری تجویز نہایت درست ہے۔ اس سے کم از کم اتنا فائدہ تو ضرور ہوگا۔ کہ جو لوگ بے علمی اور عدم واقفیت کے باعث مرزائیوں کی سرگرمیوں کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ اُن پر حقیقت حال منکشف ہو جائیگی۔ خدا تعالٰے مسلمانوں کو ہمت اور توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین

سوامی شردھانند جواب دیں!

سوامی صاحب! آپنے کچھ عرصہ سے بیانگ دہل یہ آواز اُٹھا رکھی ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو آریہ بنالینا چاہئے۔ اس آواز میں یہ راز پوشیدہ ہے۔ کہ آریہ مذہب بھی تبلیغی مذاہب میں سے ایک مذہب ہے۔ اور چونکہ یہ تبلیغی مذہب ہے۔ اس لئے اسکی نشر و اشاعت میں اپنا وقت صرف کرنا ہر آریہ کا فرض ہے۔

لیکن سوامی دیانند کے زمانہ حیات میں تو یہ مسئلہ معرض بحث میں نہیں آیا تھا۔ اور سوامی دیانند خود اس مسئلے سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے، کہ دوسرے لوگوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنا ایک بدترین پاپ ہے۔ ہندو دُنیا بھی اسی خیال کی موید تھی۔ مگر آپنے بموجب

اگر پدر نتواند پسر تمام کند

وہ بات کہدی۔ جسکا ثبوت آپکے اسلاف سے نہیں ملتا

سوامی جی! جناب نے تو اس شدھی کے طوفان کو اُٹھا کر آج دُنیا پر واضح کرنے کی کوشش کی۔ کہ آریہ مذہب بھی ایک تبلیغی مذہب ہے۔ یوں تو ہر ایک مذہب کو اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق حاصل ہے۔ اور کوئی اسکو چھین لینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو میں جناب سے پوچھتا ہوں، کہ آپ کے آریہ مذہب کو بھی مذہباً تبلیغ کا حق حاصل ہے، یا نہیں؟

اگر مذہباً حق ہے۔ تو پھر بلاخوف لومۃ لائم اُنہیں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنی چاہئے۔ اور ہندوستان تو کجا آپ کو کل دُنیا کے مسلمانوں کو آریہ بنالینا چاہئے۔

لیکن پیارے سوامی جی! اگر آپ کو یہ حق حاصل نہ ہو۔ تو اپنے بے حقیقت خیال کو بلکل چھوڑ کر اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ وید سب سے پُرانی کتابیں ہیں، اور مکمل و مفصل ہیں۔ مذہبی ضروریات کا ان میں تسلی بخش بیان موجود ہے۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو مسئلہ تبلیغ کی ان میں توضیح ہونی چاہئے۔ مگر کوئی منتر اس مضمون کا ویدوں میں نہیں ملتا جس سے معلوم ہو سکے، کہ غیر ہندوؤں کو بھی ہندو بنایا جا سکتا ہے۔

سوامی دیانند جن کو آریہ سماج کا بانی مبانی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اس مسئلہ کو کہیں تحریر نہیں فرماتے۔ نہ اُنہوں نے زمانہ حیات میں کسی غیر ہندو کو آریہ بنایا۔ نہ اپنی تصنیفات ہی میں اس راز کو طشت از بام کیا۔ کہ غیر ہندوؤں کو آریہ بنایا جا سکتا ہے۔

جائے حیرت ہے، کہ جب وید مکمل اور آریہ تہذیب کامل ہے۔ تو پھر جس مسئلہ کا بیان ویدوں میں نہ پایا جائے۔ اور جس مسئلہ پر بانی آریہ سماج نے کوئی روشنی نہ ڈالی ہو۔ اُسکو دوسری قوموں کی دیکھا دیکھی ایجاد کر لینا۔ اور بھولے بھالے عوام الناس کو اُس میں پھنسا لینا کونسی انسانیت کی دلیل ہے؟

سوامی جی! اگر آپ سنیاسی ہیں۔ اور سچے معنوں میں سنیاسی ہیں، تو آپ مجھے بتائیں۔ کہ غیر ہندوؤں کو آریہ یا ہندو کرنے کا مسئلہ آپنے کہاں سے لیا۔ اگر ویدوں اور سوامی دیانند کی تصنیفات سے آپ اسکا پتہ نہ بتا سکیں۔ تو آپکو اپنا یہ گمراہ کن پروپیگنڈا واپس لینا چاہئے۔ ورنہ آپکی سنیاس سنیاس نہ رہیگی۔ بلکہ ہزاروں قسم کے پاپوں کا موجب بن

فقط منتظر جواب محمد فاروق چشتی

از دفتر جمعیۃ اصلاح المسلمین صوبہ دہلی

۱۲ جنوری ۱۹۲۶ء

سلہ اسلام کفر و شرک کی اشاعت کا حق نہیں دیتا۔ اس لئے یوں کہنا چاہئے۔ کہ قانون انگریزی کی رُو سے جو حق اُن کو حاصل ہے۔ اُسکو کوئی چھین نہیں سکتا۔ ۱۲۔ مدیر

فتاوٰی قاسمیہ

حضرت شہید ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی علوم کی بیحد خدمت کی ہے۔ فتوٰی نویسی کی صورت میں آپنے شریعت غرا کی وہ اشاعت فرمائی ہے کہ شاید کسی دوسرے عالم دین نے فرمائی ہو۔ آپکے فتاوٰی کو اگر جمع کیا جاتا۔ تو بلا مبالغہ بیسیوں جلدوں میں ختم ہوتے۔ لیکن افسوس کہ نہ آپنے خود اور نہ آپکے کسی شاگرد رشید نے اس طرف توجہ فرمائی۔ ہمارے پاس آپکے فتاوٰی کا قلیل حصہ موجود ہے۔ وہ بھی غیر مرتب۔ ہم انکو انشاء اللہ بالالتزام عنوان بالا کے ماتحت "القاسم" میں درج کرتے رہیں گے۔ اور جب یہ سلسلہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیگا۔ اُس وقت اُن کو کتب فقہ شریف کی ترتیب پر کتابی صورت میں شایع کرایا جائیگا۔ موجودہ فقہی سوالات کے جوابات بھی عنوان مذکور کے تحت میں شایع کئے جائینگے۔ آج "فتاوٰی قاسمیہ" کی پہلی قسط ہدیۂ ناظرین ہے۔

(مدیر)

سوال (۱) مستفتی نے بیان کیا۔ کہ ایک (نابالغہ) کی کسی صغیر (نابالغ) کے ساتھ منگنی ہوئی اُس وقت دُعا کی گئی۔ جسکو عام محاورہ میں فاتحہ ہیں۔ لیکن ایجاب و قبول نہ ہوا۔ پس مطلوب یہ ہے۔ کہ آیا صرف منگنی اور فاتحہ خوانی سے ایجاب

...منعقد ہوتا ہے یا نہیں؟
...ب (۱) صورۃ مسئول عنہا میں نکاح منعقد نہیں
...صغیرہ مذکورہ کا دوسرے شخص سے عقد کردینا جائز
...فی کتب الفقہ۔ نمقہ عبد اللہ الغنی غلام الرسول
...سمی عفی عنہ۔

...ال (۲) مستفتی کا بیان ہے۔ کہ ایک عورت
...ض کو شوہر نے طلاق دی۔ بعد الطلاق آجتک
...یا ایک دن کم کا عرصہ گذرا۔ اور اس عرصہ میں مطلقہ
...نے تین حیض دیکھ لئے۔ سو مقصود از استفسار
...ہ مطلقہ کی عدت گذر گئی۔ اور اب اسکو کسی
...سے نکاح کرنا درست ہے یا نہ؟ بینوا

...اب (۲) صورت مذکورہ میں مطلقہ کی عدت
...اور اسکو دوسرا نکاح کر لینا درست ہے۔
...قایہ میں ہے۔ العدۃ للطلاق ثلاث حیض
...د اللہ الغنی غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ۔

...ال (۳) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان
...ن اس مسئلہ میں، کہ فضل الدین دیوانہ کی پچیس
...ے شادی ہوئی۔ اور عرصہ ۱۶ سال تندرست رہا۔
...ں آج نو برس ہوئے بڑا سخت دیوانہ ومجنون
...ر اسکی دو لڑکیاں بھی ہیں پس زوجہ فضل الدین
...ن کا نکاح بنا بر درخواست زوجہ فضل الدین
...ہو سکتا ہے یا نہ؟ بینوا توجروا

...ب (۳) صورت مسئولہ میں اگر اس مجنون
...کیاں درخواست کنندہ زوجہ کے بطن سے ہیں
...جائز نہیں۔ کتب فقہ میں ہے۔ کہ زوج اگر
...ے ایک دفعہ بھی مباشرت کرے۔ اور پھر عنین
...ے۔ تو تفریق درست نہیں۔ دیکھو دُر مختار میں
...رجن بعد وصولہ الیھا مرۃ او صار عنینا
...ای الوصول لا یفرق بحصولہ بالوطی مرۃ"
...قطع نظر از یں۔ اکثر کتب فقہ میں ہے کہ اس
...ے لئے تمنا شرط ہے۔ جب شرط منتفی ہوگئی۔
...کیونکر منعقد ہو سکتا ہے؟ نمقہ عبد اللہ الغنی
...ل الحنفی القاسمی عفا اللہ عنہ (باقی آیندہ)

سوال (۱) کیا فرماتے ہیں۔ علمائے دین مبین اس مسئلہ میں کہ حاملہ عورت کا نکاح ایام حمل میں از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟ (محمد عبد اللہ خریدار "القاسم" از ریاست فریدکوٹ)

جواب (۱) حمل جائز میں وہ عورت دوسرے شخص سے قبل وضع حمل نکاح نہیں کر سکتی۔ جیساکہ آیۃ "واولات الاحمال" سے ظاہر ہے۔ ہاں اگر حمل بالزنا ہو، تو زانی حمل کنندہ سے نکاح ومصاحبت جائز ہے اور غیر زانی سے صرف نکاح درست اور وطی نادرست ہے۔ تنویر و دُر مختار شریف میں ہے۔ "وصح نکاح حبلے من زنا لا حبلے من غیرہ ای الزنا وان حرم وطیھا حتیٰ تضع حملھا" اور "ولو نکحھا الزانی حل لہ وطیھا اتفاقاً" ۱۲ (مختصراً)۔ (مجیب حضرت مولانا پیر غلام مصطفٰے صاحب قاسمی مفتی امرتسر دامت برکاتہم (والد ماجد ناچیز مدیر)

خیر مقدم

از جناب خواجہ عبد العزیز صاحب خواجہ امرتسری
تلمیذ حافظ صاحب پیلی بھیتی

پئے اجرائے ایں اخبار فقہی
دہد عالم بہر عالم مبارک
ز نقش منقلب تخت تشید
منوّر قلب ہر مسلم مبارک
ریاض قولِ حق و قولِ احمد
مسلماں را بہر موسم مبارک
الٰہی! باد ایں گنج تصوّف
برائے صوفیاں دائم مبارک
بسالش حنفیاں گفتند خواجہ
بہا اخبار القاسم مبارک
۱۳۴۲

خط وکتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ فرما دیں

کہتی ہے ہمکو خلق خدا غائبانہ کیا؟

"القاسم" کے متعلق مدیران اخبارات اور ہمارے دوسرے کرم فرماؤں کی آرائے کثیرہ میں سے چند ایک کا خلاصہ نمونۃً درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (مینجر)

(۱) جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ ووائس پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ مکرمی ومحترمی جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ القاسم کا پرچہ کل مجھے ملا۔ جو میں نے کمال دلچسپی سے پڑھا واقعی نہایت عمدہ ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلےٰ ہے اگر القاسم کی روش آئندہ شہید ملت مولانا مرحوم کے اخلاق کو مدنظر رکھتے ہوئے تو تومیں میں سے معرا رہی۔ تو انشاء اللہ اخبار واقعی اسلامی نمونہ ہوگا۔

(۲) جناب مولوی قاضی فضل احمد صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس لدھیانہ فرماتے ہیں۔ کہ مکرم ومعظم حضرت پیرزادہ مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا اخبار القاسم پہونچا۔ یاد فرمائی کا شکریہ قبول کیجئے۔ اخبار اور اس کے اغراض ومقاصد کو دیکھ کر دل نہایت محظوظ ہوا۔ الحمد عین ضرورت کے وقت شیوع اخبار ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس دینی کام میں بطفیل حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برکت دے۔ اور آپ کو استقامت کی توفیق بخشے (آمین)

(۳) جناب سید پیر نوازش علی شاہ صاحب چشتی صابری گروھی شاہو سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ القاسم ایک مذہبی پرچہ ہے۔ جس کی حنفی مسلمانوں کو سخت ضرورت ہے۔ تمام مسلمانوں کو عموماً اور میرے یاران طریقت کو خصوصاً اس کا خریدار ہوکر مستفیض ہونا چاہئے

(۴) جناب مولانا محمد حسن صاحب مولوی فاضل اوّل مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

قاسم جن مقاصد کو لے کر اٹھا ہے۔ ان کے ضروری اسلامی
ونے میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے؟ امید کہ برادران اسلام
س خالص مذہبی پرچہ کی معاونت فرما کر ثواب حاصل کریںگے

(۵) مولوی سکندر خاں صاحب ضلع اٹک سے لکھتے ہیں

عالیجناب پیرزادہ محمد بہاء الحق صاحب قاسمی! السلام
علیکم و رحمت اللہ۔ آپ کا اسلامی فقہی اور صوفیانہ مضامین
سے لبریز اخبار القاسم پہونچا۔ وہ بے شک صبح کا ستارہ
ہے۔ کہ جس نے پہلی ہی دفعہ طلوع ہو کر مسلمانوں کے دلوں
و روشن کر دیا ہے۔ ہم آپ کی کامیابی کے لئے دست
بدعا ہیں۔

(۶) شیعی اخبار ذوالفقار لاہور کے اڈیٹر صاحب
فرماتے ہیں۔ کہ القاسم کا پہلا نمبر بغرض ریویو ہمارے دفتر
میں آیا ہے۔ ہم اپنے ہمعصر کا تہ دل سے خیر مقدم کرتے
ہیں۔ یہ اخبار حنفی مذہب کا مذہبی اخبار ہے۔ جس میں
مناظرہ وغیرہ بھی درج ہوں گے۔ اور مخالفین کے جواب
و سوال بھی ہوں گے۔ جو حنفی مذہب سے تعلق رکھنے والے
مذہبی رنگ کے شائقین کے لئے نہایت کارآمد ثابت
ہوگا۔ پیرزادہ محمد بہاء الحق صاحب قاسمی اس کے مدیر ہیں
سے رسالات پر طلب فرمائیں۔

نوٹ:- دیگر حضرات نے بھی حوصلہ افزائیں ظاہر
فرمائی ہیں۔ جو اس پرچہ میں عدم گنجائش کے باعث درج
نہیں ہو سکتیں۔

ہر مسلمان بھائی کا فرض ہے

کہ

"القاسم" جیسے خالص مذہبی اور اسلامی
اخبار کی توسیع اشاعت میں سرگرمی سے حصہ لیکر
اجر جزیل کے مستحق بنیں۔ تاکہ یہ بیش از پیش
خدمات انجام دینے کے قابل ہو سکے۔

نیازمند مینجر "القاسم"
امرتسر

اِنتخاب الاخبار

جاپان میں دوسرا خوفناک زلزلہ

ٹوکیو کی ۱۵ جنوری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپان میں دوسرے زلزلہ کی وجہ سے پچاس آدمی ہلاک اور چھ سو مکانات تباہ ہو گئے۔ یاکوہاما کے گرد و نواح میں آگ لگی ہوئی ہے۔ ایک ٹرین دریا میں گر گئی۔ اور گوٹیا اور ٹوکیو کے درمیان چھ ٹرینیں الٹ گئیں۔ تمام ذرائع خبر رسانی کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ دو مدرسے دو کارخانے اور دو ہسپتال منہدم ہو گئے۔

حاکم مدینہ سخت مجروح

قاہرہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ایک اطلاع کے مطابق شریف مکہ کا سب سے بڑا صاحبزادہ امیر علی حاکم مدینہ طیبہ نجدی وہابیوں سے مقابلہ کرتے ہوئے سخت مجروح ہو گیا۔

جشن آزادی حیدرآباد دکن

آئندہ ماہ فروری میں حضور سرکار نظام خلد اللہ ملکہ کے یوم ولادت کا جشن منایا جائیگا۔ حسن اتفاق سے ریاست کی آزادی کے پچاس سالہ جشن کی تاریخ بھی اسی ماہ میں پڑتی ہے۔ اس لئے اس دوگونہ جشن کو منانے کیلئے حیدرآباد دکن میں بڑی دھوم دھام سے تیاری ہو رہی ہے۔ اس موقع پر صنعت و حرفت کی ایک نمائش بھی ہوگی۔

میثاق بنگال

کے متعلق ۱۱ جنوری کو مسجد کلاں گجرانوالہ میں مولانا عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل امام جامع مسجد کے زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قاضی عبدالکریم صاحب کی تحریک اور ملک عبدالقیوم صاحب بیرسٹرایٹ لاء و خواجہ غلام رسول صاحب سوداگر چرم کی تائید اور حاضرین کے اتفاق آراء سے میثاق بنگال کی پرزور تائید کی گئی اور ڈاکٹر انصاری و لالہ لاجپت رائے صاحب کے مرتبہ قومی معاہدہ کو مذہب اسلام میں صریح مداخلت قرار دیا گیا۔

انجمن خدام الصوفیہ کے مدارس کی کارگذاری

انجمن خدام الصوفیہ کے شعبہ تعلیم میں روز افزوں ترقی کی جا رہی ہے۔ جس سے فتنہ ارتداد میں بہت بڑی روک تھام ہو گئی ہے۔ تحصیل پلول ضلع گوڑگانوہ کے مدارس میں سے ہم دو مدارس ایک مردانہ اور ایک زنانہ کی کارگذاری بموجب رپورٹ انسپکٹر صاحب مدارس خدام الصوفیہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے مدارس کی ترقی کا حال واضح ہو سکتا ہے۔

(۱) موضع اکبرپور دھکورہ میں منشی حمید الدین صاحب
مدرس طلباء کو تعلیم دیتے ہیں انسپکٹر صاحب تحریر فرماتے
ہیں۔ کہ مدرسہ ہذا میں فرش قاعدے عربی اردو پارے
دینیات کے رسالہ، اردو کی پہلی کتاب ہائے وغیرہ،
سب سامان کافی موجود ہے۔ تیرہ لڑکے اور دو لڑکیاں
کل پندرہ بچے داخل مدرسہ ہیں۔ جن میں بارہ بچے پارہ
عم اور تین بچے قاعدہ نیز اردو کی پہلی کتاب وغیرہ پڑھتے
ہیں۔ نماز سب کو یاد کرائی گئی ہے۔ ایک بچہ نعمت خا
کم سن صرف ۴ سالہ عمر ہے۔ جو کلمہ شہادت اور تمجید و ثن
اس دلکش انداز سے پڑھتا ہے۔ کہ سامعین حیران ر
جاتے ہیں۔ جن بچوں کو بوجہ زرعی کاروبار کے مدرسہ میں
داخل ہو کر باقاعدہ تعلیم کا موقعہ نہیں ملتا۔ ان کو رات
کے وقت پڑھایا جاتا ہے۔ اور نماز کی تعلیم دی جاتی
ہے۔ اور زمینداروں کو بھی صبح و شام نماز سکھلائی جا
ہے۔ اسلامی عقائد، اخلاق حسنہ اور تربیت طلباء کی
طرف خاص توجہ کی جاتی ہے۔ منشی حمید الدین صاح
کی سرگرمی محبت و اخلاص امید افزا ہے۔

(۲) موضع رحیم پور کے زنانہ مدرسہ میں ۱۷ لڑکیا
داخل مدرسہ ہیں۔ جن میں چار پارہ عم اور گیارہ قاعد
بغدادی پڑھتے ہیں۔ فرش قاعدے پارے وغیر
سامان حسب ضرورت موجود ہے۔ والدہ عثمان خاں صا
ممبر دا معلم کا ایثار و اخلاص اور اس پیرانہ سالی میں
یہ اولوالعزمی و سرگرمی قابل تحسین ہے۔ دیگیاں نما
یاد کر چکی ہیں۔ اور بڑی سرعت سے تعلیم میں ترقی کر

...سب سے زیادہ فخر کی بات یہ ہے۔ کہ طالبات نہایت ...ح اور اخلاق و آداب میں اپنی آپ ہی نظیر ہیں۔ اللہ ...الے کے فضل سے امید ہے۔ کہ یہ لڑکیاں تعلیم پا ...جہاں جہاں اپنی شادیوں کے بعد جائیں گی۔ وہاں ...پنے اخلاق و آداب و علم و تقویٰ سے دین قیم کی ...دمت ادا کرتی رہیں گی۔

(محمد حفیظ الدین ناظم و نور جماعتیہ فرستا...
...دام الصوفیہ علی پور سیداں دختر آگرہ ر...)

...کوٰۃ و خیرات کا صحیح مصرف

...نصرۃ الحق حنفیہ کی سرپرستی میں مدرسہ نصرۃ ا... ...قائم ہے جس میں تفسیر و حدیث، فقہ و اصو... ...فلسفہ اور صرف و نحو وغیرہ کی تعلیم ہوتی ہے۔ دو قابل ...و رجید عالم درس دیتے ہیں۔ طلباء کی تعداد مناسب ...ہے۔ لیکن کثیر اخراجات کے مقابلہ میں آمدنی نہایت ...قلیل ہے۔ اس لئے تمام برادران اسلام اس خالص ...اسلامی مدرسہ کی زکوٰۃ و خیرات کی مد سے امداد فرما کر ...ثواب عظیم حاصل کریں۔ زر اعانت خواجہ غلام ...ی الدین صاحب بی، اے، ایل، ایل، بی، وکیل ...ہائی کورٹ سکرٹری انجمن نصرۃ الحق حنفیہ کٹرہ گھنیاں ...امرتسر کے نام ارسال فرمایئے۔

(مولانا پیر اسلام الدین صاحب قاسمی خطیب جامع مسجد میاں محمد جان مرحوم، صدر انجمن نصرۃ الحق حنفیہ امرتسر)

آفتاب الیکٹرک پریس امرتسر میں باہتمام مولوی محمد عبداللہ صاحب پرنٹر طبع ہوا۔ اور پیرزادہ محمد ضیاء الحق قاسمی ایڈیٹر و پبلشر نے دفتر القاسم امرتسر سے شایع کیا۔